U1280

تصرف نمبر ۱۱ ا

السراج المواعظ

سنہ ۱۳۱۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین و الجنۃ للمومنین و النار للمشرکین الصلواۃ و السلام علی رسولہ و حبیبہ و خلیلہ و صفیہ و نجیہ و سید رسلہ و خاتم انبیائہ محمد و اہلبیتہ الطیبین الطاہرین المعصومین و اصحابہ المکرمین المنتجبین الصالحین التابعین - اما بعد احقر العباد دلم یزلی میر کاظم علی ابن میر جعفر علی غفر اللہ ذنوبہما عرض کرتا ہے کہ جب یہ رسالہ مسمّی بچراغ ہدایت عاصی نے دیکھا تو فی الواقع چراغ ہدایت نہین بلکہ شمس الہدایت کہنا چاہیئے عام لوگون کے لئے مثل اطفال مومنین کے کہ ابتدا مین تعلیم اس رسالہ کی نہایت مفید و کافی ہو گی مگر البتہ چند اذکار بھی مبتدیون کے لئے کوشش زدہ رہنا بہت ضرور ہے اور وہ رسالۂ مذکورہ مین نہ تھے لھذا چند سطور بطور ضمیمہ اس رسالہ سے ملحق کی گئین - وفقنا اللہ و ایاکم لابتغاء مرضاتہ و سلوک بہ سبیل طاعاتہ فی جمیع اناء اللیل و النہار بالنبی و آلہ الاطہار

(موعظۂ اول بیان تعریف ایمان مین)

اور یہ ضمیمہ مشتمل ہے چند موعظون پر ۔ موعظۂ اوّل ۔ بیان مین معرفت
حق سبحانہٗ تعالیٰ کے اور تعریف مین ایمان کے ۔ واضح ہو کہ فی زماننا
عمل درآمد اس کا بہت کم بلکہ مفقود سا ہے حالانکہ اوّل معرفت خداوند عالم
ہے اور بعد عبادت ہی اور یہ صریح بات ہے کہ تا وقتیکہ کسی شخص
کی معرفت حاصل نہ ہو اوسکی شان و عظمت قلب پر حاوی نہ ہو گی
اور جبتک کہ کسی شخص کی شان و عظمت قلب پر حاوی نہ ہو تب تک
اوسکی اطاعت کما حقہ نہ ہو سکے گی اسیطرح جبتک معرفت جناب
احدیت عز اسمہ نہ حاصل ہو ممکن نہین کہ اوسکی طاعت و عبادت
کما ینبغی ہو سکے اور حق سبحانہ تعالیٰ کی معرفت ایمان کی جزء مین داخل ہے
اب ضرور ہوا کہ پہلے تعریف ایمان کی بیان کیجاوے چنانچہ حضرت
امام رضا علیہ السّلام سے کسی نے عرض کیا کہ ایمان کے کتنے اجزا ہین
ارشاد ہوا کہ تین جزء ہین اوّل یقین دل کے ساتھ دوم اقرار زبان
کے ساتھ سوم عمل اعضاء کے ساتھ پس جو شخص اصول خمسہ کو کہ توحید
و عدل و نبوت و امامت و قیامت ۔ مراد ہین اور جس سے ایمان مقصود ہے
اپنے دل سے یقین کرے مع صفات ثبوتیہ و سلبیہ کے تو پھر اوس سے
نافرمانی ہرگز وقوع مین نہ آئے گی اسلئے کہ جب یقین ہے کہ خداوند
عالم عالم ہے یا مرئی ہے یعنی ہمارے ظاہر و باطن کے حال سے
واقف ہی اور ہم کو ہر حالتمین دیکھتا ہے تو ہرگز ہرگز ایسا نہ ہو گا کہ
ہم سامنے اوس کے وہ کام کرین کہ جو اوسکی مرضی کے خلاف ہو

اور اتنی جرأت وجسارت مقتضائے یقین کے خلاف ہی کہ ایک
شخص دیکھہ رہا ہے اور اوسکے روبرو ایسا کام کیا جائے کہ جس سے وہ
ناخوش ہو ہرگز نہین ہو سکتا اور اگر کوئی شخص مثلاً کسی فعل قبیح کا مرتکب
ہو تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اوسکو خدا کی عالمیت کا یقین نہ تھا
کس لئے کہ اگر یقین خدا کی عالمیت کا رکھتا تو ہرگز ایسے فعل شنیع کا مرتکب
نہ ہوتا اور جب وُہ شخص مرتکب ہوا تو معلوم ہوا کہ خدا کو وہ عالم نہ سمجھا
اور جب وُہ خدا کو عالم نہ سمجھا تو اوس کو ایمان حاصل نہین ہے چنانچہ
حدیث شریف جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موید اس بیان
کی ہے اور معنی اوسکے اردو مین یہ ہین کہ جب مومن گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا
تو اوس سے ایمان دور ہو جاتا ہے جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے مطلب
اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ جو مومن ہی وہ کبھی گناہ کبیرہ عمداً نہین کرے گا
کس لئے کہ وہ منافی اصول خمسہ کا ہی اور جب اصول خمسہ مین یہ شخص کامل نہین تو
اوسکو مومن نہین کہہ سکتے اور اگر بہ مقتضائے بشریت کہ معصوم نہین ہی کوئی گناہ
کبیرہ سرزد ہو جائے تو فوراً پشیمان ونادم ومنفعل ہوگا اور اپنے گناہ پر معترف
ومقر ہوگا اور فوراً توبہ کریگا **موعظۂ دوم** بیان گناہان کبائر مین۔

موعظۂ دوم بیان گناہان کبائر مین

جاننا چاہیئے کہ جبتک کوئی شخص گناہ سے واقف ہی نہ ہو تو معصیت سے
کیونکر محفوظ رہ سکتا ہی لہذا ضرور ہوا کہ تفصیل گناہان کبیرہ کی بیان کیجاوی اور گناہ
کبیرہ وہ ہی کہ جسکے ارتکاب سی اور توبہ نکرنیسے انسان **خسر الدنیا والآخرۃ**۔
ہو جاتا ہی اور نوبت مرتد اور ملحد ہونیکی ہو جاتی ہے اور اصل تعریف گناہان کبائر

بیان گناہان کبیرہ

کی یہ ہے کہ جسکے لئے خداوند عالم جل شانہ وعید جہنم کیا ہو۔ پس انسان کو چاہیئے
کہ ہر گناہ سے محترز رہے کیونکہ ارتکاب معصیت سے قلب انسان سیاہ
وخراب ہو جاتا ہے اور یہ باعث تزلزل ایمان کا ہے اور تعداد گناہان
کبیرہ مین علمانے اختلاف کیا ہی لیکن عاصی نے چند کتب معتبرہ سے اخذ کرکے نود
(۹۰) گناہ کبیرہ لکھے ہین ۔ (۱) شرک بخدا یعنے خدا اور رسول پر ایمان
نہ لانا (۲) قتل مومن بہ ناحق عمداً (۳) قذف یعنے نسبت زنا یا لواطہ
کی کسی کیطرف کرنا خواہ نسبت فاعلیت یا مفعولیت ہو (۴) کھانا مال
یتیم کا بہ ظلم وستم (۵) زنا کرنا زن شوہر دار سے اور محرمات نسبیہ
مثل مادر وخواہر ودختر کے بلکہ مطلق زنا گناہ کبیرہ ہے (۶) بھاگنا
جنگ واجب سے جہاد مین (۷) عقوق والدین یعنی مان باپ کے عاق
ہونا (۸) دو زبان ہونا یعنے حضوری مین مدح اور غائبانہ ذم (۹)
سحر یعنے جادو کرنا (۱۰) جھوٹی قسم کھانا (۱۱) شراب پینا (۱۲)
قمار بازی یعنے شطرنج ونرد وگنجفہ وجوا کھیلنا (۱۳) توڑنا بیعت وعہد کا
جو ساتہ رسولخدا وائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے ہو (۱۴) عمل مین لانا حرم مکہ معظمہ
مین ان چیزون کا کہ جنکو شارع علیہم السلام نے منع کیا ہو مثل شکار کبوتران حرم
(۱۵) مایوس ہونا رحمت خدا سے (۱۶) ایمن ہونا مکر وعذاب خدا سے
(۱۷) خرید وفروخت مین بحسب کیل ووزن کم دینا اور زیادہ لینا (۱۸)
غنا یعنے گانا سننا یا خود مباشر ہونا (۱۹) لواطہ اور لواطہ اوسکو کہتے ہین
کہ دبر مین مرد کے دخول نہ ہو اگر داخل ہو چکا ہے تو کفر ہے (۲۰) سرقہ
یعنے چوری ۔ (۲۱) غیبت مومن جو معلن الفسق نہ ہو کرنا یا سننا (۲۲)

ترک کرنا کسی فریضہ کا مثل نماز وغیرہ کے (۲۳) اسراف کرنا مال مین (۲۴) کذب و دروغ گوئی خصوص بر خدا و رسول (۲۵) کھانا میتہ اور سور کا اور جس جانور کو بنام غیر خدا کے کشتہ کیا ہو بلا ضرورت ایسا ہی ہر نجس چیز کا کھانا اور بیچنا۔ (۲۶) کتمان حق (چھپانا) (۲۷) شہادت کذب و زور یعنے گواہی بغیر حق دینا۔ (۲۸) مال حرام مین صرف کرنا (۲۹) اصرار کرنا گناہان صغائر پر (۳۰) حقیر جاننا گناہ صغیرہ کا (۳۱) استخفاف کعبۂ معظمہ (۳۲) ظلم کرنا مسلمانون پر (۳۳) اعانت ظالمان بر ظلم (۳۴) ترک اعانت مظلوم (۳۵) رجوع کرنا طرف ظلمہ کے (۳۶) فتنہ و فساد کرنا لوگون مین (۳۷) رشوت لینا اور دینا (۳۸) لہو و لعب مین مشغول ہونا مثل دف و طنبور وغیرہ کے (۳۹) خیانت کرنا مال مردم مین (۴۰) نقض (توڑنا) عہد و نذر و قسم (۴۱) قطع رحم یعنی عزیزون کی رعایت نکرنا (۴۲) امور آئندہ کی خبر دینا بہ تسخیر جن یا بہ حساب نجوم و رمل وغیرہ کے (۴۳) ترک حج با وجود استطاعت بدون عذر شرعی (۴۴) ترک جہاد کفار سے (۴۵) خمس نہ نکالنا (۴۶) زکوۃ واجب نہ دینا (۴۷) گمراہ ہونا راہ حق سے (۴۸) گمراہ کرنا (۴۹) علوم دین کا چھپانا اور کسی کو تعلیم نہ کرنا (۵۰) احکام دین سے استہزا کرنا (۵۱) اعتراض بر فعل و قول و حکمت حق سبحانہ تعالے (۵۲) ترک امر بالمعروف و نہی عن المنکر (۵۳) حمایت کرنا امر ناحق مین (۵۴) استکبار و تانی کرنا سیکھنے سی احکام الہی کے (۵۵) تکبر و غرور کرنا (۵۶) حسد (۵۷) عداوت مومنون کے (سستی) اور ڈرانا اونکا (۵۸) قو دیعنے کٹنا پا کرنا واسطۂ حرام مین ہو جانا (۵۹) مساحقہ یعنے عورت اپنی فرج کو دوسری عورت کی فرج پر گھسے یہ فعل زنا سے بدتر ہے

(۶۰) کفران نعمت (۶۱) ربوا یعنے سود کھانا (۶۲) ریا وسمعہ یعنی ظاہر کرنا عمل کا واسطے لوگون کے (۶۳) حبس کرنا مال لوگون کا (۶۴) لعن کرنا مومنوں پر اور دشنام اور آزار دینا (۶۵) گمان بد لیجانا طرف مومن کے (۶۶) سرزنش بیجا کرنا مومن کو (۶۷) تجسس وتفحص کرنا عیوب پوشیدہ مومن کے (۶۸) حقیر سمجھنا مومن کو (۶۹) فریب دینا مسلمانون کو (۷۰) فحش بکنا اور گالی دینا خواہ روبرو ہو خواہ پیچھے (۷۱) اہل بدعت کی ہمنشینی کرنا (۷۲) بدعت دین مین پیدا کرنا (۷۳) بیٹھنا بلا ضرورت جہان شراب پی جاتی ہو (۷۴) داخل نسب اور خارج نسب ہونا (۷۵) روزہ ماہ رمضان کا بلا عذر شرعی نہ رکھنا (۷۶) پینا اوس چیز کا کہ جو مست کرنیوالی ہو مثل سیندہی وغیرہ کے (۷۷) افترا و بہتان باندھنا کسی مومن پر (۷۸) ایسا کام کرنا جس سے کسی مومن کے مان باپ کو دشنام دین (۷۹) ضرر پہونچانا وصیت مین وارث کے (۸۰) قطع کرنا عضو کسی مومن کا ناحق (۸۱) حکم کرنا خلاف حق پر (۸۲) اذیت و اہانت مومنین (۸۳) قطع طریق یعنے راستہ بند کرنا (۸۴) عیال کو اپنی ضائع کر رکھنا اور اونکی خبر گیری سے دست بردار ہونا (۸۵) حب دنیا (۸۶) محبت با کفار (۸۷) ایسے مقام پر رہنا جہان اپنی دین کی حفاظت پر قادر نہو (۸۸) منع کرنا ماعون سے (۸۹) اپنے شہر اور اپنی قوم وقبیلہ کے بد لوگونکو نیک سمجھنا غیر شہر اور غیر محلہ وقبیلہ کے نیک لوگونسے (۹۰) عجب یعنی خوش ہونا اپنی عمل اور عبادت پر اس طور سے کہ یہ عمل میرا ہی اور مینے کیا ہے۔

بس یہ سب گناہان کبائر ہین انسانکو چاہئے کہ انسے پرہیز کرے اور گناہ صغیرہ پر اصرار نہ کرے کہ وہ بھی کبیرہ ہوجاتے ہین اور بعد گناہ کبیرہ کے اگر توبہ واستغفا

کرے تو امید بخشش کی ہے اور توبہ واجب فوری ہی کہ جب گناہ صادر ہوا وسیوقت توبہ کرے چنانچہ جناب علامۂ مجلسی علی اللہ مقامہٗ کتاب "صراط النجات" میں یون تحریر فرماتے ہین کہ (جناب شیخ بہاؤ الدین اعلی اللہ مقامہٗ یون لکھتے مین کہ حدیث شریف مین ایسا وارد ہوا ہی کہ توبہ واجب فوری ہے اگر کسی شخص نے ایک گناہ کبیرہ کیا اور فوراً توبہ نہین کی اور ایک دقیقہ گذرا تو دو گناہ کبیرہ ہوئے ایک اصل گناہ اور دوسرے بے پروائی توبہ سے یہ بھی گناہ کبیرہ ہی اگر دو دقیقہ دیر کی تو چار گناہ کبیرہ ہوئے اور اگر تین دقیقہ دیر کی تو آٹھ گناہ کبیرہ ہوئے علی ہذا القیاس مضاعف ہوتے جاتے ہین جب ایک شب و روز گذر جائے اور توبہ نہ کرے تو تمام دنیا کے جھاڑون کے پتون سے اور جنگل کی ریگ سے اور جانورونکے بالونسے اور آسمان کے ستارونسے زیادہ ہو جاتے ہین اگر درمیان زمین و آسمان کی ریگ بھر جائے تو گناہ کبیرہ اوسکے اوس سے بھی زیادہ ہو جائینگے انتہا یہ ہی کہ سوائے جناب قدس الہی کے اوسکا کوئی شمار نہین کرسکتا معاذ اللہ اور شروط توبہ کے جو جناب امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے مین وہ یہ ہین ۔ پہلے ندامت گناہان گذشتہ پر دوسرے قصد کرنا کہ پھر کبھی اوس گناہ کو نہ کرونگا تیسرے لوگون کے حقوق کو ادا کرنا چوتھے ہر ایک واجب اور فریضہ کو بجالانا پانچوین کھلانا اوس گوشت کا کہ جو گناہونسے پیدا ہوا ہو بسبب حزن و خوف خدا کے چھٹے یہ کہ چکھاوے اپنے جسم کو الم اطاعت و عبادت جیسا کہ چکھایا ہے تونے اوسکو حلاوت معصیت کی پس اوسوقت کہے تو (استغفر اللہ) بحضور قلب اور گریہ و زاری اور عجز و انکساری کرے درگاہ غفور و رحیم مین تو انشاء اللہ تعالی ارحم الراحمین اوسکے گناہون کو بخش دے گا ۔

موعظہ سیوم بیان مین نوافل شب و روز و نماز تہجد کے ۔ جاننا چاہئے کہ جناب

حق سبحانہ تعالی ارشاد فرماتا ہے (یا ایہا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا)
یعنے ای وہ جو لوگ کہ ایمان لائے ہو یاد کرو تم اللہ تعالی کو بہت اور یہ بہی ارشاد ہوا
(فاذکرونی اذکرکم) یعنی تم مجھے یاد کرو مین تمکو یاد کرتا ہون پس معلوم ہوا
کہ جس قدر ہم اپنے معبود کی یاد رکھینگے اوسقدر ہمارا معبود حقیقی بہی ہم کو یاد کریگا اور
یاد جناب حق سبحانہ تعالی جل ذکرہ کے اقسام ہین واجب و سنت بجا لانا سمجھہ کے
اور حرام و مکروہ سی پرہیز کرنا سمجھہ کے جب ان چارون باتون کو جو شخص عمل مین لایا
اوسنے یاد خدا کی اور جسنے یاد خدا کی وہ دوست خدا کا ہوا اور جب یہ دوست خدا کا
ہوا خداوند عالم عز اسمہ دوست اوس کا ہوا خصوصاً نوافل یومیہ کہ جناب
علامہ مجلسی اعلی اللہ مقامہ تحریر فرماتے ہین کہ نوافل متمم و مکمل نماز فرائض ہین
یعنے بغیر نوافل کے نہ پڑہینگے نماز فریضہ پوری نہین ہوتی اور جناب رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ جو شخص نوافل نہ بجا لائیگا تو اوس کا حشر
اون لوگو مین ہوگا جن لوگون نے میری حرمت کو ضائع کیا اور ایک علامت
مومن کی یہ ہی کہ ۵۱ رکعت نماز فرائض و نوافل شب و روز مین ملا کر پڑہے سترہ
رکعت یومیہ فرض ہین جیسا کہ اوپر کے رسالہ مین ذکر ہوا۔ اب رہین چونتیس
رکعت نوافل وہ اس ترتیب سی ادا کرین کہ چار دوگانے نماز ظہر پڑہنے کے آگے
پڑہے اور چار دوگانے نماز عصر پڑہنے کے آگے پڑہے اور دو دوگانے نماز مغرب
کے بعد پڑہے اور ایک دوگانہ نماز عشا کے بعد بیٹہہ کر پڑہے کہ جسکو وتیرہ کہتے ہین
اور چار دوگانے بعد آدہی رات کے پڑہے کہ جسکو نماز شب و تہجد کہتے ہین بعد
اوسکے اور ایک دوگانہ پڑہے کہ جسکو نماز شفعہ کہتے ہین بعد اوسکے اور
ایک رکعت پڑہے کہ جسکو نماز وتر کہتے ہین اور جب صبح صادق ہو تو اس وقت

قبل نماز صبح یا بعد صلوٰۃ فجر ایک دوگانہ نوافل صبح کی پڑہے - پس یہ جملہ
اکاون رکعت ہوئین موعظہ چہارم بیان مین فضیلت نماز جمعہ اور اوسکے بجالانے
کے طریقہ مین چونکہ رسالہ گذشتۂ بالا مین ذکر نماز جمعہ بر سبیل تذکرہ ہوا ہی کہ جو
پیش نماز ہو وہ نماز جمعہ بہی پڑہا سکتا ہی اور شروط پیش نماز رسالۂ بالا مین بہ توضیح
لکہے گئی ہین مگر چونکہ اس بلدہ مین مومنین نماز جمعہ کی فضیلت سی واقف نہین ہین
اسلئے نماز جمعہ مین سستی کرتے ہین - لہذا عاصی فضائل نماز جمعہ کو اختصاراً
بیان کرتا ہی اگر کسی کو شوق ہو تو کتب احادیث دیکہہ لے - **اول** یہ ہی کہ
جناب قدس الٰہی عز اسمہٗ نے قرآن مجید مین کس تاکید سے نماز جمعہ کے ادا
کرنیکو سورۂ جمعہ مین ارشاد فرمایا ہے (یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ
مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ)
ظاہر ترجمہ اس آیہ وافی ہدایہ کا یہ ہی کہ ای وہ جوگ کہ ایمان لائے ہو جسوقت جمعہ کے
روز موذن اذان دیوے واسطے نماز جمعہ کے پس سعی کرو تم طرف ذکر خدا یعنے واسطے نماز
جمعہ پڑہنے کی دوڑو اور چہوڑو تجارت کو یہ تمہارے واسطے بہتر ہی یعنی نماز جمعہ
پڑہنا اگر تم جانو - پس معلوم ہوا کہ بڑی تہدید کے ساتہ حکم نماز جمعہ کا ہوا ہی اور جناب
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ (مَنْ اَدّٰی حَقَّ الْجُمُعَةِ فَکَانَ
حَقُّهُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُدْخِلَهُ فِی الْجَنَّةِ) یعنے جو شخص کہ ادا کرے حق جمعہ کا پس ہو گیا
حق اوسکا اللہ جل شانہ پر کہ داخل کرے اوسی بہشت مین اور حق جمعہ یہ ہی کہ روز
جمعہ نماز جمعہ پڑہے اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ اصحاب
کبار زمانے مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمعہ کی نماز کی تیاری
یوم پنجشنبہ سے کیا کرتے تہے پس مومنین پر واجب اور لازم ہی کہ متابعت

بیان فضیلت نماز جمعہ

اپنے اماموںکی کرین اور جہالت کو کام نفرمائین اور علماکے اقوال کو ایکجا جمع کرین کہ
بعبارت مختلف مطلب اوسکا کیا نکلتا ہی اوسپر عمل کرین اور جس زمانے مین جو عمل
بشیوع ہو یعنی تمام ہندوستان و عجم و عرب مین بلا تکلف جاری ہو اور سب
متفق علیہ اوسپر ہون تو اوسمین حاجت تحقیق و تفتیش نہین اور اسوقت مین نماز جمعہ
نماز ظہر سے افضل ہو نیمین کسی کو کلام نہین اور متقدمین بہی اسی کا حکم دیتے آئے
اور ایساہی عمل جاری رہا۔ چنانچہ عالم علوم ربانی جناب شیخ بہاء الدین عاملی
اعلی اللہ مقامہ کتاب جامع عباسی مین تحریر فرماتے ہین (اماچون ثواب نماز جمعہ
بیشتر از ثواب نماز ظہر است اولی آنست کہ بجای نماز ظہر نماز جمعہ گذاردہ شود)
اور جناب خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی علی اللہ مقامہ فی الفرادیس الجنان
کتاب صراط النجات کہ جسکو حدیث اعرابی بہی کہتے ہین اوسمین تحریر فرماتے ہین
(دیگر از اعظم گناہان ترک عبادات و فرایض است خواہ کل و خواہ بعض و
ترک و انکار بعضے از ضروریات دین نمودن باسند لالات واہی و لوچ مثل
آیات و احادیث بر نفی نماز جمعہ یعنی وجوب عینی آنہا جا بہا کنند و دست و پا ہا زنند
و گاہی گویند واجب تخیریست و گاہی گویند حرام است و گاہے گویند امام
اصل باید بکند و گاہے گویند افضل فردین در تخیر جمعہ است و نہ کنند درین وقت
شنیدم کہ فاضلے فرمودہ است (اَفْضَلُ الْفَرْدَیْنِ الْجُمُعَۃُ وَ تَرْکُہٗ اَحْوَطُ)
وندانستم کہ این را از کجا میگوید و گاہے میگویند کہ اگر جمعہ واجب است چرا
ملا فلان نمی کند و ابن عقیل و ملا خلیل قزوینی حرام میدانند ما نیز حرام میدانیم
غرض تارک نماز جمعہ منافق است والسلام (فتمی کلامہ اعلی اللہ مقامہ)
اس سے صاف مترشح ہوتا ہی کہ تارک نماز جمعہ منافق ہے اور اوس سے ہر مومن کو

پرہیز کرنا ضرور ہی اور علمائے متاخرین بھی فضیلت نماز جمعہ کے قایل ہین اور عمل کرتے ہین چنانچہ ہندوستان و عرب و عجم مین برابر نماز جمعہ ہوا کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص یون کہی کہ نجف اشرف و کربلائے معلی مین مجتہدین نماز جمعہ نہین پڑہتے ہین تو جواب اوسکا یہ ہی کہ ہر ملک کی حالت علیحدہ ہی چنانچہ عاصی نے جناب شیخ زین العابدین المازندرانی اعلی اللہ مقامہ سے تحریراً عرض کیا تو اوسکے جواب مین یون تحریر فرماتے ہین کہ (درین بلاد اگر بجا بیاورم منافی تقیہ خواہد بود واللہ العالم بمقاصد کلامہ) اور اصل تحریر حضرت کی بہی عاصی کے پاس موجود ہی جو چاہین دیکہہ لین اس سی صاف ظاہر ہے کہ سبب عدم ادائی نماز جمعہ تقیہ ہی والا اور کوئی باعث نہین اور چونکہ اس بلدہ مین اس قسم کا تقیہ ضرور نہین لہذا یہان نماز جمعہ پڑہنا ضرور ہی اور خیالات فاسدہ کو دلمین جاے دینا اور عبادت خدا مین تعویق و تانی کہ علامت منافقیت ہی کرنا بالکل خلاف کمال ایمان ہی بہ لحاظ اختصار بہت کم دلائل بیان ہوئے والا عاصی اور ادلہ پیش کرتا پس اب مومنین کو چاہیے کہ نماز جمعہ ضرور ادا کرین اور ثواب حاصل کرین اور مستحق جنت ہو جائین اور اوسکی تارک ہو کر منافقین مین داخل نہ ہون۔ (وما علینا الا البلاغ)

بیان شرائط نماز جمعہ

اب جاننا چاہیے کہ نماز جمعہ دو رکعت ہین مثل نماز صبح کے اور شروط اوسکے یہ ہین۔ اول یہ ہے کہ ایک فرسخ کے اندر دو نماز جمعہ نہ ہون۔ دوسرے جماعت سی پڑہی جائے تیسرے اس جماعت مین پانچ آدمی ہون سوائے پیش نماز کے۔ چوتھے قبل نماز خطیب دو خطبے کہڑے ہو کر پڑہی کہ جسمین حمد خدا اور صلواۃ محمد و آل محمد ہو اور اون پانچ آدمیون یا زیادہ کو سنائے اور وقت اس نماز کا بعد زوال آفتاب ہے یہانتک کہ سایہ شاخص کے برابر ہو اور مستحب ہی کہ رکعت اول مین بعد سورہ حمد کے

سورہ جمعہ پڑہے اور رکعت ثانی مین بعد الحمد کے سورہ منافقون
پڑہے اور ادعیہ مستحبہ بھی پڑہے مثل دعاء رکوع و سجود وغیرہ کے کہ ذکر
اونکا مفصل کتابونمین لکہا ہی موعظہ پنجم بیانمین آب کر کے اور دو فصلین ہین فصل
اوّل - بیانمین تحقیق کر کے حسب مساحت یعنی پیمایش کے جاننا چاہئے کہ آب کر
اوسکو کہتے ہین کہ جو ملاقات نجاست سے نجس نہو مگر بسبب تغیر رنگ و بو و ذایقہ بشرطیکہ
عین نجاست سی ہو متنجس سے - پس عاصی نے واسطے تسہیل مومنین کے کہ اکثر اوسکی
ضرورت ہوتی ہی مقدار کر کو بہ تحقیق حساب مساحت کے لکہا - واضح ہو کہ مقدار کر کا ساڑہے
تین بالشت ہی طول و عرض و عمق مین مربع کہ جسکے جملہ تینتالیس بالشت مین اور ایک بالشت کا
آٹہوان حصہ کم ہوتا ہے پس یہ مقدار کر ہے اور تحقیق اوسکی ذیل مین ہے -

تحقیق کر حسب قاعدہ حساب

پہلے ساڑہے تین بالشت عرض کو ساڑہے تین بالشت طول مین ضرب اس طور دینا چاہئے
کہ اول ساڑہے تین کو تین مرتبہ جمع کرو تو ساڑہے دس ہوتے ہین پہر ساڑہے تین
کا نصف پونے دو ہوتے ہین - ساڑہے دس کو پونے دو مین جمع کئے تو سوا بارہ
ہوتے ہین سوا بارہ کو ساڑہے تین مین اس طور سے ضرب دو کہ پہلے سوا بارہ کو
تین مرتبہ ضرب دو تو پونے سینتیس ہوتے ہین اسمین سوا بارا کا نصف چہہ آدہ پاؤ
ہوتے ہین چہہ آدہ پاؤ کو پونے سینتیس مین جمع کئے تو ۴۲ بالشت اور ایک بالشت
کا آٹہوان حصہ کم ہوتا ہی جملہ آدہ پاؤ کم تینتالیس بالشت ہوتے ہین اور بالشت متعارف
ہو نہ بڑا ہو نہ چہوٹا - فصل دوم درمیان تحقیق کر حسب وزن آثار حیدرآباد
فرخندہ بنیاد دکن - (۱۲۰۰) رطل عراقی کا ایک کر ہوتا ہی - ہر رطل عراقی (۱۳۰)
درہم شرعی کا ہوتا ہی - درہم شرعی (۴۸) جو متوسط کا ہوتا ہی (۴۸) جو متوسط تخمیناً

اڑہائی ماشہ کے ہوتے ہین - پس اس حساب سے درہم (اڑہائی ماشہ) کا ہوا - ماشہ (۸) رتی کا ہوتا ہی (۱۲) ماشہ کا ایک تولہ ہوتا ہی - اور سیر حیدرآباد دکن کا (۸۰) تولیکا ہوتا ہے

تحقیق وزن کر حسب قاعدہ حساب

جب ہم کو اڑہائی ماشہ کا مقرر کیا گیا تو ایک رطل عراقی (۱۳۰) درہم کا ہوتا ہی تو اس حساب سے ایک رطل عراقی (۲۷) تولہ (۱) ماشہ کا ہوا - اب (۲۷) تولہ ایک ماشہ کو (۱۲۰۰) مین ضرب دینے سے من سوا چھہ سیر پختہ پانی ہوا اور طریقہ ضرب دینے کا عام فہم ہے - چونکہ ایک رطل عراقی (۲۷) تولہ (۱) ماشہ کا ہوتا ہی اور (۱۲۰۰) رطل عراقی کا ایک کر ہوتا ہی اب ایک ماشے کو (۱۲۰۰) مین ضرب دینے سے (۱۰۰) تولہ ہوئے جسکا سوا سیر ہوا اب رہی (۲۷) تولہ اوسمین (۷) تولے کو (۱۲۰۰) مین ضرب دینے سے (۱۰۵) سیر ہوئے اور چالیس سیر کے من کے حساب سے (۱۰۵) سیر کے دو من پچیس سیر ہوئے اور (۲۰) تولہ کو (۱۲۰۰) مین ضرب دینے سے (۳۰۰) سیر حیدرآباد کے ہوئے (۳۰۰) سیر کے من بنائے تو ساڑہی سات من ہوئے - سوا سیر اور دو من پچیس سیر اور سات من بیس سیر - کو جمع کئے تو دس من سوا چھہ سیر حیدرآباد کے پورے ہوتے ہین پس یہ آب کر ہی - موعظہ ششم - دربیان نماز قصر و تحقیق مسافت

واضح ہو - کہ آٹھہ فرسخ پر نماز قصر ہوتی ہے مگر سفر مباح ہو مثل تجارت وغیرہ کے اور اپنے مکان سے سیدہا بقصد سفر آٹھہ فرسخ چلے جائے یا چار فرسخ جاوے اور پھر اوسیوقت پلٹے کہ آنے اور جانے مین آٹھہ فرسخ ہوجائین اور جہان جانے کا قصد ہے وہان دس روز سے کم رہنے کا ارادہ کرے اگر دس دن اقامہ کا قصد کرے - یا زیادہ کا تو قصر نہین کریگا - اور قطع سفر ہوتا ہی جسوقت کہ پہونچے اپنے شہر کو پس ان صورتون مین نماز قصر ہوگی یعنے چار رکعتی نماز کو دو رکعت

موعظہ ششم بیان نماز قصر مین

پڑھنا واجب ہی اور تحقیق مسافت قصر کی ذیل مین لکھی جاتی ہے۔

بیان تحقیق مسافت نماز قصر

فرسخ (۳) میل شرعی کا ہوتا ہی۔ میل شرعی (۴۰۰۰) ہاتھ کا ہوتا ہی۔ اور میل انگریزی (۳۵۰۰) ہاتھ کا ہوتا ہی۔ ہاتھہ ایک قدم کا ہوتا ہی۔ اس حساب سے ساڑھے (۲۷) میل انگریزی پر کہ جسکے آدہا میل کم چودہ کوس یقیناً ہوتے ہین قصر کرنا واجب ہی۔ پس جو شخص حسب شروط متذکرۂ بالا آدہا میل کم چودہ کوس جاوی یا آنے جانیمین آدہا میل کم چودہ کوس ہون تو وہ نماز قصر کرے یعنی جو نماز کہ چار رکعت ہی اوسکی دو رکعت پڑہے

تمت الکتاب بعون الملک الوہاب

التماس

چراغ ہدایت کا رسالہ جہالت کی تاریکی کے لئے مشعل ہدایت ہی اسکی روشنی سی دین کے راستے ارباب بصیرت کو بخوبی نظر آسکتے ہین اور اسکے نور سے مسائل کے پیچیدہ کوچون مین اصحاب معرفت بآسانی راہ پاسکتے ہین ہندوستان ممبئی مدراس وغیرہ مین اسنے بار ہا اوقات مختلفہ بلکہ بالسنۂ مختلفہ ضو دکہائی خود ہمارے شہر مئو بہر مین معہ ضمیمہ سراج المواعظ او دکہائی مگر شائقین پروانونکی طرح اوجاتے

خرید فرمایا اور یہ مثل چراغ روز معدوم ہوگیا فی الحقیقت یہ مختصر مفید ہی اور اسکی نظیر زمانہ حالمین ناپدید ہے ضمیمہ مشمولہ نے اسکے نور کو دہ چند کیا ناظرین کو پابند وعظ و پسند کیا اب اسکی روشنی کے سامنے چاند ماند چاندنی سرد سورج کا چہرہ زرد ہوئے اسکے آگے گرد ہی اب اسکو شمس الہدایت کہنا بجا ہے بلکہ اس سے زیادہ مبالغہ بھی واہی کیونکہ خوبی اسکی اظہر من الشمس و فائدہ اسکا ابین من الامس ہی مگر چونکہ اسمین بعض مسائل محل طلب و قابل صحت تھی لہذا اس ہیچمدان بحت و لا علم محض کو فرمان اجب الاذعان جناب مستطاب عمدة العلماء الکاملین زبدة الفضلاء المتبحرین سلطان الواعظین و سید العارفین العالم الکامل و الامام العادل صاحب الفوز و السعادہ امام الجمعۃ و الجماعۃ مولانا و مقتدانا و استادنا و سیدنا مولوی میر کاظم علی صاحب قبلہ مد ظلہ العالی بنا بر صحت و ترتیب ہوا مگر مجھہ مین یہ حوصلہ کہان لیکن ابتاعاً للامر اس کتاب کی صحت مین مصروف ہوا اور الحمد للہ کام انجام پایا اور بعد صحت و ترتیب ملاحظہ اقدس اعلی مین لایا از راہ غلام نوازی مہر و دستخط شریف سی عنوان کتاب کو مزین فرمایا چونکہ انسان کے لئے سہو لازم ہے کما قیل شعر السہو کمثل عنصر الانسان ۔ فالمرء مرکب من النسیان ۔ کسی مقام پر کوئی غلطی یا ادائی مطلب و انکشاف مدعا مین کوئی تسامح ہوا ہو تو مثل فانوس ذیل کرم سے چھپائین یا قلم اصلاح سے صحت فرمائین۔

قطعہ تاریخ

ہادی عالم ہدایت را چراغ — شمع بزم راستان شد بیمثال
صبح صادق کہکشان وش بہر طبع — سر و احکام شریعت گفت سال

غرہ رجب ۱۳۱۶ھ

ملتمسہ
مرزا بہادر علی

اطلاع

جس کتاب پر راقم آثم کی دستخط نہ ہو وہ مال مسروقہ ہی ہرگز

خرید نفرمائین اور جسقدر نسخے درکار ہون بارسال قیمت فی جلد

آٹھہ آنے راقم سے طلب فرمائین۔

جو صاحب کہ دس جلدین یکوقت خرید فرمائین گے تو ایک جلد

بلاقیمت نذر ہوگی

راقم آثم

مرزا غلام مرتضےٰ